فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
دار الافتاء جامعہ نعیمیہ
DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

عمامہ پر مسح کرنے کا شرعی حکم

سوال:

ایک صحیح حدیث میں ہے: سخت سردی کے وقت صحابہ نے پانی کے استعمال پر شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پٹی اور پگڑی پر مسح کرنے کا حکم فرمایا: ''فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ''، مگر حنفی فقہ میں پگڑی پر مسح جائز نہیں، پھر اس حدیث کی روشنی میں ایسا کیوں ہے یا پھر حنفی پگڑی پر مسح نہ کرنے کی اس سے صحیح تر اور مضبوط تر دلیل بتا دیں، (ڈاکٹر خالد اعوان، امریکہ)۔

جواب:

آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا، وہ یہ ہے:

''عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ شَكَوْا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ''۔

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی دستہ بھیجا، اُنہیں ٹھنڈک پہنچی، پس جب وہ واپس نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، انہوں نے آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں پٹی اور دستار پر مسح کرنے کا حکم فرمایا، (مسند امام احمد بن حنبل: 22383)''۔

(۲) امام مسلم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

''أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ''۔

ترجمہ: ''نبی ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور سر کے اگلے حصے پر اور اپنے عمامہ پر، (صحیح مسلم: 274)''۔

آپ کی بیان کردہ حدیث سے مضبوط تر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مبارک ہے: ''وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ'' اور سروں کا مسح کرو، (المائدۃ: 6)''۔ عمامہ پر مسح کرنے کو اختیار کرنے سے خبر واحد سے قرآن مجید پر زیادتی لازم آتی ہے، کیونکہ یہ حدیث خبر واحد ہے اور عمامہ پر مسح کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے، لہٰذا اگر عمامہ پر مسح کا قول کیا جائے تو خبرِ واحد سے قرآن مجید پر زیادتی لازم آئے گی اور فقۂ حنفی میں خبرِ واحد سے قرآن پر زیادتی جائز نہیں ہے، یعنی خبرِ واحد کی بنا پر قرآن کے صریح حکم پر نہ اضافہ کیا جائے گا اور نہ اس کی تاویل کی جائے گی۔ البتہ حدیث کی تاویل کی جائے گی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو عمامے پر مسح کیا تھا، اس کی تاویل یہ ہے کہ آپ نے عمامہ کے نچلے حصے میں سر پر مسح کیا تھا اور اس میں حال کا اطلاق محل پر ہے اور شاید دور سے دیکھنے والے صحابی نے اُسے عمامے پر مسح سمجھا، اس کی تائید اس حدیث پاک سے ہوتی ہے:

''عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ''۔

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ وضو کر رہے تھے، آپ کے سر پر قطری عمامہ تھا، آپ نے اپنا ہاتھ عمامہ کے نیچے داخل کیا اور سر کے اگلے حصے پر مسح کیا اور عمامہ نہیں اتارا، (سُنن ابوداؤد: 147)''، یعنی آپ ﷺ

جاری ہے۔۔

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دار العلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل بی ایریا کراچی

نے عمامہ اتارے بغیر ذرا اوپر کر کے چوتھائی سر کا مسح فرمایا کیونکہ فقہ حنفی میں چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''فَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْهِ، فَذَهَبَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ إِلٰى جَوَازِ الْاِقْتِصَارِ عَلَى الْعِمَامَةِ بِشَرْطِ الْاِعْتِمَامِ بَعْدَ كَمَالِ الطَّهَارَةِ، كَمَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَاحْتَجَّ الْمَانِعُوْنَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ''وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ'' وَمَنْ مَّسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ لَمْ يَمْسَحْ عَلٰى رَأْسِهٖ، وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ مَسْحُ الْوَجْهِ فِي التَّيَمُّمِ عَلٰى حَائِلٍ دُوْنَهٗ، فَكَذٰلِكَ الرَّأْس وَقَالَ الْخَطَّابِيّ: فَرَضَ اللّٰهُ مَسْحَ الرَّأْسِ وَالْحَدِيْثُ فِيْ مَسْحِ الْعِمَامَةِ مُحْتَمَلٌ لِلتَّأْوِيْلِ، فَلَا يُتْرَكُ الْمُتَيَقَّنُ لِلْمُحْتَمَلِ، قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ: وَمِمَّنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَبِهٖ قَالَ عمرُ وَأَنَسٌ وَأَبُوْ أُمَامَةَ، وَرُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبِهٖ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْحَسَنُ وَقَتَادَةُ وَمَكْحُوْلٌ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَأَبُوْ ثَوْرٍ وَقَالَ عُرْوَةُ وَالنَّخَعِيُّ وَالشَّعْبِيُّ وَالْقَاسِمُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ: لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهَا''۔

ترجمہ: ''عمامہ پر مسح کرنے میں فقہاء کا اختلاف ہے، امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر کامل وضو کے بعد عمامہ پہنا ہو تو عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے، جس طرح موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، جو فقہاء عمامہ پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہیں، اُن کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: (اپنے سروں پر مسح کرو) اور جو شخص عمامہ پر مسح کرے گا، وہ سر پر مسح نہیں ہوگا اور اس پر اجماع ہے کہ چہرے پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اگر اس کپڑے پر مسح کیا جائے تو تیمم میں کافی نہیں ہوگا، اس کا مفاد یہ ہے کہ جس عضو پر مسح کرنا ہے، اس عضو پر کپڑا رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ کافی نہیں ہوگا، اسی طرح سر پر عمامہ رکھ کر عمامہ پر مسح کیا جائے تو سر کے لیے وہ مسح کفایت نہیں کرے گا۔ علامہ خطابی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سر پر مسح کرنے کو فرض کیا ہے اور عمامہ پر مسح کرنے والی حدیث تاویل کا احتمال رکھتی ہے، جو چیز تاویل کا احتمال رکھے، اس کی وجہ سے یقینی چیز کو ترک نہیں کیا جائے گا، علامہ ابن منذر نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمامہ پر مسح کیا، حضرت عمر، حضرت انس اور حضرت ابوامامہ کا بھی یہی قول ہے، حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابودرداء سے بھی یہی روایت ہے، عمر بن عبدالعزیز، حسن، قتادہ، مکحول، اوزاعی اور ابوثور کا بھی یہی نظریہ ہے اور عروہ، نخعی، شعبی، قاسم، امام مالک، امام شافعی اور اصحابِ رائے (فقہائے احناف) نے کہا: عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، (عمدۃ القاری، جلد 1، ص: 101)''۔

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی